بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ ... رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۲۲

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳	۱۹ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش	۸ رجب ۱۳۶۴ھ	۱۹ جون ۱۹۴۵ء	نمبر ۱۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ احسان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تا حال درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے پاؤں میں درد بھی ہے۔ اور ورم بھی۔ لیکن پہلے سے کم۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا کریں ——— حضرت ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ——— سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب گذشتہ شب کی ٹرین سے لاہور سے واپس تشریف لے آئی ہیں ——— آج بعد نماز عصر مرزا برکت علی صاحب کی لڑکی امۃ الرشید کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔ اور چائے نوشی کے بعد دعا کی گئی۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

خطبہ جمعہ*

زمانہ حال کے تبلیغی جہاد میں فتح یابی کے سامان

جماعت کے مقرر اور اہل قلم اصحاب توجہ کریں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ جنوری ۱۹۲۴ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر کام کے ذرائع

اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا کو پیدا کرتے ہوئے ایک قانون مقرر کیا ہے۔ اور وُہ یہ کہ ہر ایک کام کے لئے ذرائع تجویز فرمائے ہیں۔ گویا تمام کاموں کی مثال ایک گاؤں یا ایک مکان کی سی ہے۔ کہ جن تک رسائی ان سڑکوں کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ جو وہاں پہونچنے کے لئے مقرر ہوں۔ جب تک وہاں جانے کا خواہاں ان سڑکوں کو اختیار نہیں کرتا۔ وہاں پہنچ نہیں سکتا۔ بلکہ اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے۔

جسم کی نشوونما

انسان کی نشوونما کے لئے خدا نے کچھ قوانین مقرر فرمائے ہیں۔ مثلاً انسان کے لئے غذا مقرر کی گئی ہے۔ جس سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ اگر انسان چاہتا ہے۔ کہ اس کے جسم کو نشوونما حاصل ہو۔ تو ضروری ہے کہ مناسب غذا استعمال کرے۔ لیکن اگر غذا کی بجائے لاکھ روپیہ کا لباس پہن لے۔ تو اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ مگر لاکھ روپیہ کی بجائے دو پیسہ کے چنے چبائے تو بھوک دُور ہو جائیگی

* گزشتہ ہفتہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بوجہ علالت خطبہ جمعہ ارشاد نہیں فرما سکے۔ اس لئے حضور کا ۱۸ جنوری ۱۹۲۴ء کا ایک خطبہ جمعہ درج کیا جاتا ہے جس میں حضور نے جماعت کو تبلیغ احمدیت کے متعلق نہایت اہم اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ تبلیغ احمدیت کے متعلق حضور جماعت کو خاص طور پر متوجہ فرما رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس خطبہ کی اشاعت انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔

اسی طرح مقوی سے مقوی اور اعلیٰ سے اعلیٰ غذائیں کھائے۔ اور خیال کرے۔ کہ ان سے اس کا جسم ڈھنپ جائیگا۔ تو یہ غلطی ہوگی۔ ستر ڈھانپنے کے لئے قیمتی اور اعلیٰ غذا کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے صرف ۲ گز یا اس سے بھی کم قیمت کا کپڑا ہو۔ تو اس سے ستر ڈھنپ جائیگا ÷

روٹی پکانے سے پکیگی

اسی طرح عورت روٹی پکاتی ہے۔ اگر وہ روٹی پکانے کی بجائے کوئی اور کام کرتی رہے۔ یا کسی چیز پر کوئی رقم یا اپنا وقت صرف کر دے۔ اور خیال کرے۔ کہ اس کی روٹی پک گئی ہوگی۔ تو یہ اس کی غلطی ہوگی اور ایسی غلطی کرنے والی عورت کوئی نہ ہوگی

کھیتی کرنے سے ہوگی

اسی طرح اگر ایک زمیندار بجائے ہل چلانے کے سارا دن ڈنڈ پیلتا رہے۔ یا ٹوکریاں اٹھا کر ادھر سے ادھر پھینکتا رہے۔ اور سمجھے کہ میں نے اتنی محنت کی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ میرا کھیت تیار ہو جائے۔ اور مجھے اناج مل جائے۔ تو اس کا یہ خیال خام ہوگا۔

کھیت میں دانہ اگانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے کھیت میں ہل چلایا جائے۔ اور پھر قاعدہ سے بیج ڈالا جائے۔ اور اس میں مناسب وقت پر پانی دیا جائے تو کھیت تیار ہوگا۔ لیکن اگر پانی کی بجائے اعلیٰ درجہ کی قیمتی شراب کے خم کے خم اس کھیت میں لنڈھا دے تو بھی اسکا کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

کام صحیح ذرائع سے ہوتا ہے

پس ہر ایک کام کے لئے قدرت نے کچھ ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ جب تک انسان ان قواعد پر عمل پیرا نہ ہو۔ اس وقت تک اس کی کوشش کے نتائج بر آمد نہیں ہو سکتے۔ مگر باوجود اسکے لوگ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ان ذرائع کو جو کسی کام کے لئے قدرت نے مقرر فرمائے ہیں استعمال کئے بغیر ان کا کام سر انجام پا جائے۔ لیکن ایسے لوگ دیکھ لیں۔ کہ کوئی عورت ایسی نہ ہوگی۔ جو صبح کو اٹھ کر ہاتھ جوڑ کر بیٹھ جائے۔ اور کہے خدایا میری روٹی پک جائے۔

عورتوں کو ناقصات العقل کہا جاتا ہے۔ یہ ایک پُر حکمت کلمہ ہے۔ اور بڑی صداقت ہے۔ مگر اسکے معنی غلط کئے جاتے ہیں۔ بہر حال عورتوں کو کم عقل کہنے کے باوجود ان میں تو اس قسم کی باتیں نہیں پائی جاتیں۔ مگر مرد جو اپنے آپکو عقلمند خیال کرتے ہیں۔ وُہ چاہتے ہیں۔ کہ کسی کام کی صرف خواہش کرنے سے وہ کام ہو جائے۔ حالانکہ یہ جنتیوں کے متعلق آتا ہے لھم ما یشاؤن کہ وہ جو خواہش کرینگے انکو مل جائیگا۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ وہ خواہش ہی منشاء الٰہی کے ماتحت اس چیز کی کرینگے۔ جو انکو ملنی ہوگی۔ یہ بات دنیا کے متعلق نہیں ہے۔ یہاں تو ہر ایک کام کرنے سے ہی ہوتا ہے۔ چونکہ بسا اوقات لوگوں کی رشتہ داری اور حالات یا عقل کی کمزوری کا نتیجہ بعض آرزوئیں ہوتی ہیں اسلئے وہ انکے لئے کام کرنے کے متعلق جو ذرائع ہوتے ہیں۔ انکو غور سے نہ معلوم کرتے ہیں نہ عمل کر سکتے ہیں مگر ظاہر ہے کہ محض خواہش سے کوئی کام نہیں ہوتا۔ جب تک صحیح ذرائع کیساتھ پوری محنت نہ کی جائے اگر خواہش ہو۔ اور محنت بھی ہو۔ مگر صحیح ذرائع کے ماتحت نہ ہو۔ تو کام نہ صرف ناقص رہتا ہے۔ بلکہ اسکا کچھ بھی مفید نتیجہ نہیں ہوتا۔ اسلئے کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ...

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

کہ اول اس کے کرنے کی خواہش ہو۔ جب تک سچی خواہش نہ ہو۔ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر سچی خواہش تو ہو۔ لیکن اس کے لئے محنت اور کوشش نہ کی جائے۔ تو بھی وہ نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر محنت بھی کی جائے۔ لیکن صحیح اور درست ذرائع کے ماتحت نہ کی جائے۔ تو بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خواہش اور کوشش کے ساتھ صحیح ذرائع کے ماتحت کوشش ضروری ہے۔ لیکن کئی لوگ ہیں جو ان باتوں کی پروا نہیں کرتے۔ اور مجھے ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔

بغیر تدبیر دُعا

مثلاً کئی لوگ مجھے خط لکھتے ہیں۔ کہ دُعا کیجئے۔ ہمیں خدا مل جائے۔ یا ہمارا فلاں کام ہو جائے۔ مگر اس کے بعد وہ بھول جاتے ہیں کہ ہم نے کیا کہا۔ اور ہمیں کیا کرنا چاہئیے اور وہ خدا کے ملنے اور کام کے انجام پانے کے متعلق کوئی کوشش نہیں کرتے۔

مشہور ہے۔ ایک بزرگ کے پاس ایک شخص گیا۔ اور درخواست کی۔ میرے لئے دعا فرمایئے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔ بزرگ نے کہا ہم دعا کرینگے۔ اس کے بعد وہ جس سمت سے آیا تھا۔ اس سے دوسری طرف جانے لگا۔ اُس بزرگ نے پوچھا کہ تم کدھر جا رہے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ میں فوج میں ملازم ہوں۔ چھٹی پر آیا تھا۔ اب جاتا ہوں۔ دو سال وہاں رہونگا۔ انہوں نے فرمایا۔ پھر میری دعا سے کیا حاصل؟ جبکہ تو وہ طریق اختیار نہیں کرتا جس سے کہ اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کام ہو جائے مگر وہ کوشش نہیں کرتے ان کی مثال اس عورت کی سی ہے۔ جو روٹی تو پکائے نہیں۔ مگر خواہش کرے کہ پھلکے پک جائیں۔ لیکن میں نے بتایا ہے۔ عورتوں میں ایسا خیال اور ایسی خواہش کرنے والی کوئی عورت نہیں ہوتی۔ مگر ہم مرد کہلانے والوں میں کئی ایسے ہیں جو خواہش کرتے ہیں۔ مگر کوشش اور صحیح ذرائع کے ماتحت کوشش نہیں کرتے۔

اشاعت اسلام کی خواہش

آج میں جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگوں کی خواہش ہے۔ کہ اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے۔ یہ ان کی خواہش سچی ہوتی ہے۔ جس وقت وہ اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی آنکھوں میں ایک صداقت کی چمک ہوتی ہے اور ان کے چہرے پر صداقت کے آثار ہوتے ہیں۔ ان کی آواز۔ ان کے ہونٹ غرض ان کے چہرہ کی حالت بتاتی ہے۔ کہ یہ بات ان کے دل سے نکل رہی ہے۔ جب میں ان کی یہ حالت دیکھتا ہوں۔ تو سمجھتا ہوں۔ کہ ان کی یہ خواہش سچی ہے لیکن اس خواہش کے ساتھ جب میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ کوشش نہیں تو پھر حیران ہوتا ہوں۔ کہ ان کی یہ خواہش کیسے پوری ہو سکتی ہے۔ ساری دنیا کو اسلام قبول کرانے کا کتنا بڑا کام ہے۔ یہ ساری دنیا سے جنگ ہے۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک ایک ملک کے فتح کرنے کے لئے کتنی طاقت اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے کسی قدر کوشش اور محنت کی ضرورت ہے۔

ٹرانسوال کی جنگ

ٹرانسوال کتنی چھوٹی سی ریاست ہے۔ اس کے مقابلہ میں انگریزوں جیسی بڑی طاقت تھی۔ مگر ٹرانسوال والے نہیں چاہتے تھے۔ کہ ان کے ماتحت رہیں۔ اس لئے وہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس چھوٹی سی ریاست کو زیر کرنے کے لئے انگریزوں کو چار سال تک جنگ کرنی پڑی۔ بڑی بڑی قربانیاں کی گئیں اور اس عرصہ میں فوج پر فوج گئی۔ اور جرنیل پر جرنیل بدلا گیا۔ تب کہیں جا کر انگریزوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اور وہ فتح بھی ایسی کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ان لوگوں کو آزاد کرنا پڑا۔ یہ انگریزوں کا ان پر احسان نہ تھا۔ کہ انہوں نے آزادی دے دی۔ اگر وہ اتنے ہی آزادی دینے کے خواہاں ہوتے تو ہندوستان کو کیوں آزاد نہیں کر دیتے۔ ٹرانسوال کو آزادی دینے کے یہ معنے تھے۔ کہ وہ ایسا نوالہ تھا۔ جو ان کے گلے سے نیچے نہیں اُتر سکتا تھا۔ پس وہ احسان یا رحم دلی نہ تھی۔ بلکہ وہ نتیجہ تھا ناممکن کام پر ہاتھ ڈالنے کا۔ کیونکہ جب کوئی قوم کسی کے ماتحت رہنے کے لئے تیار نہ ہو تو۔ اس کو کوئی طاقت اپنے ماتحت نہیں رکھ سکتی۔ یہ ایک چھوٹی سی قوم کے مقابلہ کا حال ہے۔

ہم اور ہمارے مخالفین

لیکن ہمارا جن سے مقابلہ ہے وہ تم سے کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے اور تم ان کے مقابلہ میں مٹھی بھر ہو۔ پھر وہ ایسے نہیں جو یونہی میدان سے ہٹ جائیں۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ عیسائی یونہی تمہاری باتیں مان لیں گے۔ وہ چپہ چپہ نہیں۔ چاول چاول بھر زمین پر تم سے مقابلہ کرینگے۔ وہ اپنے جھوٹے عقاید کو یونہی نہیں چھوڑ دینگے وہ ان کے لئے جنگ کرینگے اور اس وقت تک کرینگے۔ جب تک کہ ان کی مذہبی جنگ کی طاقت نہ ٹوٹ جائیگی۔ پس عقائد کا بدلنا کوئی آسان کام نہیں۔ اور یہ عیسائیوں ہی پر موقوف نہیں۔ یہی حال دیگر مذاہب کے لوگوں کا ہوگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ ہندو خوشی سے تمہارے ہم عقیدہ ہو جائینگے اور اپنے آپ کو اس لئے تمہارے سپرد کر دینگے کہ ہمیں اسلام سکھاؤ۔ وہ اپنے عقیدوں کی حفاظت کے لئے اپنا آخری پیسہ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک گرا دینگے۔ تب وہ مسلمان ہونگے۔ اور یہی حال سکھوں کا۔ چینیوں کا اور جاپانیوں کا ہوگا۔ تمہارے پاس خود بخود کوئی قوم نہیں آئیگی جو کہے کہ ہمیں مسلمان بنا لو۔ ہر ایک سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔

کوشش کے بعد خدا کی مدد ملتی ہے

لیکن اگر تم اس کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ اور وہ ذرائع اختیار نہیں کرتے۔ جو اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے مقرر ہیں۔ تو تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ دُعا ہی سے یہ کام ہو جائیگا۔ حالانکہ دُعا کوشش کے بعد ہوتی ہے۔ پہلے خداتعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ جو تمہارے پاس تھا وہ خدا کے لئے نکال دیا ہے۔ یا نہیں۔ خواہ وہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد جس قدر سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ خداتعالےٰ مہیا کر دیتا ہے۔ پس خداتعالیٰ ان کو کچھ دیتا ہے۔ جو پہلے جو کچھ ان کے پاس ہو۔ اس کو خرچ کر دیتے ہیں۔ دیکھو خدا کھیتوں میں بیج ڈالے بغیر غلہ پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ اسی زمیندار کے کھیت میں غلہ پیدا کرتا ہے۔ جو پہلے اپنے گھر کا غلہ نکال کر زمین میں بکھیر دیتا ہے۔ کیا اگر کوئی کہے کہ زمین میں غلہ بکھیرنے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا نے جتنا غلہ پیدا کرنا ہے۔ اس میں سے اتنا کم پیدا کر دے۔ جتنا بیج کے لئے ڈالا جاتا تھا۔ اور باقی کا دیدے تو کیا اس کی یہ بات مانی جائیگی۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ خداتعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ پہلے خرچ کرتا ہے۔ اور پھر اس سے کئی گنا زیادہ واپس کر دیتا ہے۔ یوں تو ایک ایک دانہ جو زمیندار ڈالتا ہے اس کے بدلے سو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ دانے دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دانہ ہی نہ ڈالے تو اس کو سو کی بجائے ایک بھی نہیں دیگا۔ پس خداتعالیٰ کمی کو پورا کیا کرتا ہے۔ مگر پہلے ان چیزوں کو نکلوا لیتا ہے۔ جو انسان کے پاس ہوتی ہیں۔

دعا کے اثر کا ظہور

میں اس بات کو مانتا ہوں۔ اور سب سے زیادہ مانتا ہوں کہ دعا سے کام ہوتا ہے۔ لیکن قبولیت دعا کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ خود انسان پہلے محنت کرے۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی کمی کو پورا کر دیا جاتا ہے۔ جب تک یہ نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

ہمیں کیا کرنا چاہئیے

ہم چاہتے ہیں کہ اسلام دنیا میں پھیل جائے اور صداقت پر لوگ جمع ہو جائیں لیکن اگر اس لڑائی کیلئے جن ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم انکو مہیا نہ کریں۔ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں بہرحال ہمیں وہ ہتھیار اور سامان مہیا کرنے چاہئیں۔ خواہ وہ دشمن کے مقابلہ میں کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں۔ اور اپنی ساری قوت اور طاقت اس کیلئے صرف کر دینی چاہئیے جب ہم ایسا کرینگے تو خداتعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمارے لئے نازل ہوگی۔ اور ہم ہر میدان میں فتحیاب ہونگے۔

روس کا حملہ بخارا پر

مجھے ایک واقعہ یاد کر کے عبرت کے ساتھ ہنسی بھی آتی ہے۔ اور افسوس بھی ہوتا ہے۔ جب روس نے بخارا پر فوج کشی کی۔ تو امیر بخارا نے علماء و عمائدین کو جمع کیا۔ اور پوچھا اس وقت کیا کرنا چاہئیے۔ روس کی طرف سے یہ یہ شرائط پیش کی گئی ہیں۔ اور یہ مفید ہیں۔ ان سے صلح کر لینی چاہئیے۔ کیونکہ روسیوں کی تعداد زیادہ ہے اور ان کے پاس سامان جنگ بہت ہے۔ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکینگے۔ علماء نے جو آج کل کے مولویوں ہی کی طرح کے ہونگے۔ اس کی مخالفت کی اور مقابلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ صلح کا پیغام مسترد کر دیا گیا اور تیاریاں شروع ہو گئیں۔ علماء اور انکے توابع جمع ہو گئے۔ تلواریں اور نیزے [illegible] اور قرآن کریم کی آیتوں کو بطور منتر پڑھتے ہوئے روسیوں کے مقابلہ کیلئے میدان میں نکلے۔ مگر جب انکے جواب میں روسی فوج نے گولہ باری شروع کی۔ تو علماء سحر سحر جادو ہے۔ جادو ہے۔ کہتے ہوئے پیچھے کو بھاگے۔

اس کے بعد روس نے بخارا کے ساتھ وہی سلوک کیا۔ جو فتح یاب دشمن کیا کرتا ہے۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا اسی کا کہ انہوں نے جنگ کا سامان مہیا کرنے کی طرف توجہ نہ کی۔

موجودہ زمانہ کے جہاد کے لئے تیاری

اسی طرح آج بھی اگر کوئی نادان یہ سمجھے۔ کہ یونہی کام ہو جائیگا۔ تو یہ اس کی غلطی ہوگی۔ اس زمانہ کو خدا نے اشاعت ہدایت کا زمانہ قرار دیا ہے۔ اور یہ زمانہ دلائل کا زمانہ ہے تلوار کا نہیں۔ آج جو جہاد ہوتا ہے۔ وہ تقریر اور تحریر سے کیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو شخص تلوار چلانا نہیں سیکھتا تھا۔ وہ قومی مجرم تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ تلوار سے جہاد کرنے کا تھا۔ اور آج جو شخص تقریر اور تحریر میں مشق بہم نہیں پہنچاتا۔ وہ بھی مجرم ہے۔ آج جو شخص اپنی زبان اور اپنے قلم کو تیز نہیں کرتا۔ وہ اس زمانہ کی جنگ کے لئے گویا نہ تلوار کو تیز کرتا ہے۔ نہ اس کو استعمال کرنا سیکھتا ہے۔ اس لئے اگر اس کے دل میں اشاعت اسلام کی خواہش اور تمنا ہے۔ تو یہ سچی تمنا نہیں بلکہ جھوٹی ہے۔ کیونکہ جو شخص دشمن پر فتح پانے کے لئے جاتا ہے۔ وہ نہتا نہیں جایا کرتا بلکہ جس قدر اس سے ممکن ہوتا ہے لڑائی کا سامان لیکر جاتا ہے۔ اسی طرح اس جنگ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ جو اس میں کامیابی حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ وہ ان سامانوں کو مہیا کرے۔ جو اس میں فتح پانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور اس کے بعد خدا کی نصرت کا امیدوار ہے۔ قرآن کریم میں مقابلہ کے لئے تیاری نہ کرنے والوں کو منافق قرار دیا گیا ہے۔ کہ

ولو ارادوا الخروج لاعدوا له عدة

(پارہ ۱۰ رکوع ۱۳) اگر ارادہ کرتے مخالف کے مقابلہ میں نکلنے کا تو یقیناً اس کے لئے پہلے سے کچھ سامان بھی تیار کرتے۔ چونکہ وہ تیاری نہیں کرتے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ ان کا ارادہ ہی نہیں ہوتا۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ وہ صرف ان کی زبانی باتیں ہوتی ہیں۔ جو قوم پہلے سے تیار نہیں ہوتی۔ وہ وقت پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ زمانہ دلائل اور براہین سے اشاعت اسلام کرنے کا ہے۔ اس لئے اگر ہماری جماعت تقریر کرنے اور لکھنے کی مشق نہیں کرتی۔ تو پھر وہ اشاعت اسلام کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

تقریر و تحریر میں سستی

مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ گو میں نے بار بار مختلف اوقات میں ادھر توجہ دلائی ہے مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ جماعت کے احباب چندہ دینے میں چست ہیں۔ گو کئی لوگ چندے میں بھی سستی کرتے ہیں۔ مگر عموماً چندوں میں سست نہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں جماعت کی اس طرف توجہ کم ہے۔ کہ جو قلم چلانا جانتے ہیں یا چلا سکتے ہیں۔ وہ قلم سے کام لیں۔ یا جو تقریر کر سکتے ہیں۔ یا تقریر کرنا سیکھ سکتے ہیں۔ وہ زبان سے کام لیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ وہ عالم جو موقعہ پر حق نہ کہے شیطان اخرس یعنی گونگا شیطان ہے۔ اول تو شیطان ہی کیا کم تھا۔ اخرس فرما کر بتایا۔ کہ وہ شیطانوں میں سے بھی ذلیل درجہ کا شیطان ہے۔ کیونکہ شیطان اپنی شیطانی باتیں تو پھیلاتا ہے۔ مگر وہ حق بیان کرنے کی بھی جرأت نہیں کرتا۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کیا زجر ہو سکتی ہے۔ جو ایسے لوگوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ جو حق بیان کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے خاموش رہیں۔ مگر بہت ہیں جو حق کے کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور نہ حق کو بیان کرنے کی قابلیت پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

زبان اور قلم سے کام لو

میں احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سستی کو چھوڑیں۔ خدا تعالےٰ نے ہر ایک شخص کو زبان دی ہے۔ اس سے وہ حق پھیلانے کا کام لے۔ اور جو لکھنا جانتے ہیں وہ زبان اور قلم سے کام لیں۔ جنکو قلم سے کام لینا نہیں آتا وہ سیکھ سکتے ہیں۔ وہ کونسا کام ہے۔ جو کوشش کے بعد نہیں آ سکتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جو قلم سے کام لے سکتے ہیں وہ بھی نہیں لیتے۔ میں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی اور اب بھی توجہ دلاتا ہوں۔ گو پہلی دفعہ کا تو کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ مگر اب کے امید رکھتا ہوں۔ کہ میرا کہنا رائیگاں نہ جائیگا۔ اور ہماری جماعت کے اہل قلم اس طرف توجہ کرینگے میں سلسلہ کے اخبارات باقاعدہ پڑھتا ہوں۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ اتنی بڑی جماعت کے جو اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔ ان میں مضامین لکھنے والے صرف دو تین ہوتے ہیں۔ باقی لوگوں نے مضامین لکھنا صرف ایڈیٹروں کا فرض سمجھ رکھا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس سے آزاد سمجھتے ہیں۔ یہ نہائت ہی افسوسناک بات ہے۔ میں اپنی جماعت کے علماء کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور ہماری جماعت کے علماء قادیان ہی میں نہیں باہر بھی ہیں۔ قادیان والے بھی تحریر میں سست ہیں انہیں خصوصیت سے سستی کو دور کرنا چاہیئے۔ پھر علماء سے مراد ظاہری علوم رکھنے والے ہی نہیں بلکہ وہ بھی ہیں جو دینی علماء ہیں۔ اور خشیۃ اللہ رکھتے ہیں۔

بولنے اور لکھنے والوں کی کمی نہیں

میں ان سب کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ وہ خاموشی کی عادت چھوڑیں۔ اور قلم سے کام لینے کی مشق کریں۔ ہماری جماعت کے ایسے لوگ جو دین کی اشاعت کا جوش رکھتے ہیں۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ راولپنڈی۔ لدھیانہ۔ پٹیالہ۔ شملہ۔ دہلی۔ انبالہ غرضیکہ ہر جگہ موجود ہیں۔ کوئی ضلع ایسا نہیں جہاں ہماری جماعت کے پڑھے لکھے احباب نہ ہوں۔ عربی دان بھی ہیں۔ اور اگر عربی دان نہ بھی ہوں۔ تو فارسی اردو۔ انگریزی زبانیں جاننے والے ہیں۔ ان زبانوں کے ذریعہ وہ خدمت دین کر سکتے ہیں۔ مگر ان کو اس طرف توجہ نہیں اب یا تو اخباروں میں ایڈیٹر مضامین لکھتے ہیں یا وہ چند طالب علم جو اپنا قلم صاف کر رہے ہیں۔ اور مشق کر رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جن کو مضمون لکھنے کی مشق ہے۔ یا تھوڑی مشق سے اچھے لکھنے اور بولنے والے ہو سکتے ہیں خاموش ہیں۔

ہر مضمون چھپنے کے قابل نہیں ہوتا

میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ بولنے اور لکھنے کی طرف توجہ کرو۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر شخص جو کچھ لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ کئی لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہم نے مضمون بھیجا تھا۔ مگر ایڈیٹر نے درج نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں۔ ایڈیٹر اسی لئے رکھا جاتا ہے۔ کہ مضمون کو درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے اور دیکھے کہ کونسا مضمون درج ہونے کے قابل ہے اور کونسا نہیں۔ یہ اس کا فرض ہے اسے کرنے دو۔ اور اگر اس کی جگہ نہ چھپے۔ اگر ایسا ہو کہ جو کچھ کوئی لکھے۔ وہ ضرور چھپ جائے۔ تو پھر ایڈیٹر رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک بکس لگا دیا جاتا۔ جو کچھ کوئی اس میں ڈالتا۔ وہ کاتب نکالکر لکھ دیتا۔ اور اسی طرح اخبار تیار ہو کر شائع ہو جاتا۔

پس ضروری نہیں کہ ہر ایک مضمون جو لکھا جائے وہ ضرور اخبار میں درج ہو جائے۔ ایڈیٹر جس کو مناسب سمجھے گا شائع کریگا۔ لیکن ہر ایک کو چاہیئے مضمون نویسی کی مشق ضرور کرے۔ اور کوشش کرے۔ کہ اس کا مضمون اخبار میں درج ہونے کے قابل ہو۔ جب وہ اس قابل ہوگا۔ تو ایڈیٹر کیوں نہ درج کریگا۔

مضمون نویسی کی مشق کا طریق

لیکن مشق کے لئے مضمون کا اخبار میں چھپنا ضروری نہیں۔ بلکہ تم اپنے احباب اور دوستوں کو خطوط لکھکر لکھنے کی مشق کرو۔ ایڈیٹر اگر تمہارے مضمون کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ تو تمہارے دوست ایسا نہیں کرینگے۔ بلکہ وہ خوشی سے تمہارے مضامین کو پڑھیں گے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ سب ایسے نہیں۔ کہ ان کے مضامین ناقابل اندراج ہوں۔ بلکہ ہماری جماعت میں سینکڑوں مضمون نویس ہونگے یا ہو سکتے ہیں۔ کہ جن کے مضامین کو فخر سے ایڈیٹر اپنے اخبار یا رسالہ میں درج کرینگے۔

مجالس میں تبلیغ

اسی طرح لیکچر دینے کے متعلق بولنے کی مشق کی جائے۔ اور علاوہ لیکچر کے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مجالس میں بیٹھ کر مذہبی گفتگو کی جائے۔ مگر میں دیکھتا ہوں وہ لوگ جو اس طرح مجالس میں باتوں باتوں میں دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ بجائے مذہبی باتوں کے عام دنیوی امور کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر مجالس میں تبلیغ کرنے کی کوشش کریں۔ تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ پس میں جماعت کے تمام اصحاب کو کہتا ہوں کہ جو بول سکتے ہیں وہ بولنے اور جو لکھ سکتے ہیں وہ لکھنے کی طرف زیادہ توجہ کر کے دین کی خدمت میں مشغول ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آج کی نصیحت کارگر ہوگی۔ ہماری جماعت کو تحریر اور تقریر کے میدان میں ترقی کرنے کی نہائت ضرورت ہے۔ ہر ایک احمدی کو قلم اور زبان چلانے کی مشق کرنی چاہیئے۔ جو شخص مشق کر کے زبان اور قلم سے دین کی خدمت میں کام لیگا۔ وہ فتح کو قریب لائیگا۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ مفید سامان اشاعت سے کام لے تاکہ خدا کی عظمت و جلال ظاہر ہو۔ اور دین حق کی صداقت روشن ہو۔ اور باطل پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے۔ اللھم آمین

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی مختصر سالانہ رپورٹ

(۱)

احمدیت کے استحکام اور ترقی کے متعلق نہایت اہم تجاویز کا اجراء

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی شاندار دینی خدمات

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مولوی فاضل مبلغ گولڈ کوسٹ نے اپنے مشن کی سالانہ رپورٹ بابت یکم مئی ۱۹۴۴ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک کی حال ہی ارسال کی ہے۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں اشاعت احمدیت کے متعلق خاص طور پر تائید و نصرت فرما رہا ہے۔ اور باوجود بے سروسامانی اور کئی قسم کی مشکلات کے احمدی مبلغین کو کامیابی پر کامیابی عطا کر رہا ہے۔ مکرم مولوی مبشر صاحب کی حسب ذیل رپورٹ بھی اس کا ایک ثبوت ہے۔

مکرم مولوی صاحب نے سال زیر رپورٹ میں بھی حسب معمول اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق اور مجلس عاملہ کی امداد سے تمام ضروری امور متعلق جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ سرانجام دیئے اگرچہ بعض غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام روکوں کو دور کرتے ہوئے مکرم مولوی صاحب اور ان کے مددگاروں کو فرائض منصبی ادا کرنے کی توفیق بخشی۔

مجلس عاملہ

سال زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل اصحاب بطور مجلس عاملہ مکرم مولوی صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔

(۱) الحاج محمد اسحاق صاحب پریذیڈنٹ۔ (۲) مسٹر جمال جانسن صاحب جنرل سیکرٹری (۳) مسٹر حمزہ صاحب سیکرٹری تبلیغ (۴) مسٹر ممتاز بیک صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت (۵) مسٹر بشیر الدین صاحب سیکرٹری مال۔ (۶) مسٹر یوسف جمال صاحب سیکرٹری شائع سیکشن۔

یہ سب اصحاب اس علاقہ کے اصلی باشندے ہیں ان کے اخلاص اور سرگرمیوں سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم مولوی مبشر صاحب نہ صرف خود نہایت سرگرمی کے ساتھ تبلیغ اسلام میں منہمک ہیں۔ بلکہ انہوں نے وہاں کے لوگوں میں بھی ایسا ولولہ اور جوش پیدا کر دیا ہے۔ کہ وہ ان کے دست و بازو بن کر نہایت محنت و شفقت کے ساتھ خدمات دین بجا لا رہے ہیں۔

مجلس شوریٰ

مکرم مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں دو مرتبہ مجلس شوریٰ منعقد کر کے جماعت کے کاموں کے متعلق مشورہ کیا گیا۔ ایک دفعہ ابتدائے جنوری ۱۹۴۵ء میں ایک جنرل میٹنگ بمقام [illegible] منعقد کی گئی۔ احمدی احباب دور و نزدیک کے مقامات سے بکثرت تشریف لا کر شریک ہوئے۔ یہ جلسہ تین دن تک جاری رہا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے دو مبسوط تقریریں کیں۔ ایک خطبہ جمعہ پڑھا جس میں علاوہ اخلاقی و تربیتی ہدایات کے گزشتہ کام کی تفصیل اور آئندہ سال کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ اور احمدی جماعتوں کے نمائندگان کے اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل امور طے پائے۔

نہایت اہم تجاویز

(۱) جماعت کی تبلیغی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مبلغین کلاس میں زیادہ سے زیادہ طلبا داخل کئے جائیں (۲) ایک نیا مدرسہ جاری کیا جائے۔ جس میں جماعت کے بالغ ناخواندہ اصحاب کو قرآن۔ فینٹی۔ عربی اور کسی قدر انگریزی کی تعلیم دی جا سکے۔ (۳) یکم مارچ ۱۹۴۶ء کو گولڈ کوسٹ جماعت کی سلور جوبلی منائی جائے اور اس موقعہ پر اشاعت اسلام کے لئے کم از کم تین ہزار پونڈ چندہ جمع کیا جائے۔ (۴) ایک زنانہ سکول جاری کیا جائے (۵) جوبلی کی تقریب سے قبل سالٹ پانڈ میں مرکزی مسجد تعمیر کی جائے۔

ان نہایت اہم اور نہایت مفید اور نتیجہ خیز تجاویز پر عمل کرنے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے نہایت سرگرمی کے ساتھ کوشش کی جا رہی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ خدا تعالیٰ توقع سے بڑھ کر کامیابی عطا کریگا۔

گولڈ کوسٹ کی جماعتوں کا اخلاص

مذکورہ بالا تجاویز میں سے ہر ایک یہ ثبوت پیش کر رہی ہے۔ کہ گولڈ کوسٹ کی احمدی جماعتوں کے افراد کے دلوں میں احمدیت گھر کر چکی ہے۔ اور وہ اخلاص اور قربانی کے اس درجہ پر ہیں جبکہ اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد دین کی خدمت اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنا ہوتا ہے۔ تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے مبلغین کلاس کا جاری کرنا اور پھر اس میں زیادہ سے زیادہ طلبا کو داخل کرنے کی تجویز پاس کرنا نہایت ہی خوشکن اور قابل تعریف امر ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ جب یہ مقامی مبلغ تیار ہو جائیں گے۔ تو احمدیت کی تبلیغ پہلے سے بہت زیادہ سرعت کے ساتھ ہونے لگیگی۔ اسی طرح ایک ایسا مدرسہ جاری کرنا جس میں مبلغین کی دینی اور دنیوی تعلیم کا انتظام ہو۔ نہایت ہی مفید اور ضروری ہے۔ اس سے جہاں احمدی احباب کی تمدنی اور معاشرتی حالت بہتر ہوسکیگی وہاں وہ دینی لحاظ سے بھی بہت کچھ فائدہ اٹھا سکینگے اور تبلیغ احمدیت میں ممد اور معاون بن سکینگے۔ تیسری تجویز تین ہزار پونڈ کے قریب چندہ جمع کرنا ہے۔ یہ سرمایہ انشاء اللہ تبلیغ احمدیت اور جماعت احمدیہ کے استحکام کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اور علاقہ گولڈ کوسٹ کے مخلص احمدی احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ اسے جمع کرنے میں انشاء اللہ کامیاب ہو جائینگے۔ چوتھی تجویز زنانہ سکول کا جاری کرنا ہے۔ یہ بھی جماعت کی دینی تعلیم و تربیت اور استحکام کے لئے نہایت ضروری۔ اور جب اس علاقہ کی خواتین میں بھی تعلیم پھیل جائے گی۔ اور وہ دینی امور اور جماعتی ضروریات سے واقف ہو جائینگی تو انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت نہ صرف احمدی خاندانوں میں مستقل طور پر قائم ہو جائے گی۔ بلکہ سرعت کے ساتھ سارے ملک میں بھی پھیل جائیگی اسی طرح مرکزی مسجد کی تعمیر بھی نہایت بابرکت ہے۔

غرض ساری کی ساری تجاویز نہایت اہم ہیں۔ اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی انتھک خدمات کی کامیابی کا ثبوت اور علاقہ گولڈ کوسٹ کے احمدی احباب کے اخلاص کا شاندار ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو بیش از پیش خدمات کی توفیق بخشے۔ اور گولڈ کوسٹ کے احمدی احباب کے اخلاص میں روز بروز اضافہ فرمائے۔

جماعت کے ذمہ دار اراکین کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا ہر سیکرٹری ہر خطیب اس کو دہراتا رہے کہ ہندوستان کی جماعت کو بڑھاؤ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ وہ مصفی تعلیم جو تیرہ سو سال کے بعد آئی ایسے ہاتھوں میں چلی جائے۔ جو اسے ناپاک کر دیں۔" خطبہ جمعہ ۳۰ جون ۱۹۴۴ء

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

چندہ جلسہ سالانہ ابھی سے قسط وار ادا کیا جائے

مالی سال رواں کے دوسرے مہینہ کا نصف تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ لیکن چندہ جلسہ سالانہ گزشتہ سال کی نسبت اب تک کم وصول ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عہدیداران جماعت اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے پوری کوشش نہیں کرتے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے دوستوں سے ابھی سے ماہواری چندہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی قسط وار وصول کرنے کی پوری سعی فرمائیں۔ تا نومبر ۱۹۴۵ء سے پہلے پہلے چندہ جلسہ سالانہ تمام دوستوں کا داخل خزانہ ہو سکے۔ اس چندہ کی شرح ایک ماہ کی آمد پر بحساب دس فیصدی ہے۔

(ناظر بیت المال)

درخواست دعا

شیخ محمد اسلم صاحب برادر جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی اہلیہ صاحبہ کا چھوٹا اپریشن ہو گیا ہے۔ بہت کمزور ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت و عافیت عطا کرے۔

نقشہ بیعت ماہ مئی ۱۹۴۵ء

جماعت میں اضافہ کیلئے آپ کی خاص جدوجہد کی ضرورت ہے

مئی ۱۹۴۵ء میں کل ۱۸۵ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تعداد بیعت کے لحاظ سے اس مرتبہ ضلع گورداسپور اول۔ ضلع گجرات و ضلع لاہور دوئم اور پراونشل بنگال سوئم ہیں۔ مئی میں یوں تو پنجاب کے تمام اضلاع کی بیعت سال رواں کی پہلی سہ ماہی کی نسبت کافی نیچے گر گئی ہے۔ مگر ضلع گوجرانوالہ۔ ضلع گورداسپور اور ضلع سیالکوٹ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کہ ان اضلاع کی بیعت اپنے سابقہ معیار سے بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ انہیں ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ اگر یہی رفتار بیعت جاری رہے۔ تو صرف ہندوستان میں ہی احمدیت کے پھیلنے کے لئے کئی صدیاں درکار ہوں گی۔ پس آپ تبلیغ کی اہمیت کا صحیح احساس پیدا کریں۔ اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو احمدی بنا کر ہی دم لیں۔ یہ عزم ہو۔ تو سال میں ایک لاکھ افراد کا احمدی ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فی صدی جماعتوں میں اس مہینہ میں ۴۳ بیعتیں ہوئیں۔ دس فی صدی جماعتوں کا نقشہ بیعت درج ذیل ہے:-

(انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم ہجرت تا ۳۱ ہجرت ۱۳۲۴ھ

اس میں صرف دس فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان	۵	۲۴	موسئی بنی مائنز۔ بہار	×	۴۷	کراچی	×
۲	لاہور	۲	۲۵	کرڈا پلی۔ اڑلیسہ	×	۴۸	دنجوال۔ گورداسپور	×
۳	کریام	×	۲۶	کھاریاں۔ گجرات	۲	۴۹	فیروز پور	۱
۴	دہلی	۴	۲۷	دھرم کوٹ بگہ۔ گورداسپور	۱	۵۰	سامانہ محمود پور۔ ریاست پٹیالہ	×
۵	سیالکوٹ	×	۲۸	پراونشل بنگال	۱۲	۵۱	غوث گڑھ ماچھیواڑہ " "	×
۶	حیدر آباد دکن	×	۲۹	گنج مغل پورہ۔ لاہور	۱	۵۲	بھاگل پور	×
۷	کلکتہ	×	۳۰	یاڑی پور چک امرچ۔ کشمیر	×	۵۳	کپورتھلہ	×
۸	کیرنگ۔ اڑلیسہ	×	۳۱	رشی نگر کشمیر	×	۵۴	کوئٹہ	×
۹	ناسنور۔ کشمیر	×	۳۲	دولمیال۔ جہلم	×	۵۵	جانگریاں بانگا۔ سیالکوٹ	×
۱۰	شکار۔ گورداسپور	×	۳۳	داتہ زید کا سیالکوٹ	×	۵۶	مانگٹ اونچے گوجرانوالہ	×
۱۱	گھٹیالیاں۔ سیالکوٹ	×	۳۴	چک سکندر۔ گجرات	۲	۵۷	عزیز پور ڈگری بمبیا لکوٹ	×
۱۲	ننگل کلاں۔ گورداسپور	×	۳۵	سڑوعہ۔ ہوشیارپور	×	۵۸	چونڈہ۔ سیالکوٹ	×
۱۳	ادرحمہ۔ سرگودھا	×	۳۶	گھنوکے ججہ۔ سیالکوٹ	×	۵۹	لالہ موسیٰ۔ گجرات۔	×
۱۴	تلونڈی جھنگلاں۔ گورداسپور	×	۳۷	سید والہ۔ شیخوپورہ	۳	۶۰	کہنہ پور کشمیر	×
۱۵	امرتسر	۱	۳۸	شاہدرہ۔	×	۶۱	محمد آباد اسٹیٹ سندھ	×
۱۶	سونگھڑہ۔ اڑلیسہ	×	۳۹	جہلم	×	۶۲	خانانوالی میانوالی۔ کوٹ باجوہ۔ سیالکوٹ	×
۱۷	بستی رنداں ڈیرہ غازیخاں	×	۴۰	بمبئی	×	۶۳	شاہ پور امرگڑھ۔ گورداسپور	×
۱۸	محمود آباد۔ جہلم	×	۴۱	کھیوا کلاس والہ۔ سیالکوٹ	×	۶۴	چندرکے منگولے۔ سیالکوٹ	×
۱۹	گولیکی۔ گجرات	×	۴۲	یادگیر دکن	×	۶۵	ملتان	×
۲۰	کنانور۔ مالابار	×	۴۳	پھیروچیچی۔ گورداسپور	×	۶۶	ناصر آباد	×
۲۱	چارکوٹ کشمیر	۵	۴۴	گجرات	۲	۶۷	پنکال۔ اڑلیسہ	×
۲۲	بھینی بانگر۔ گورداسپور	×	۴۵	کوٹ قیصرانی۔ ڈیرہ غازیخاں	×	۶۸	مجوکہ۔ سرگودھا۔	×
۲۳	اٹھوال۔ گورداسپور	×	۴۶	کاٹھ گڑھ۔ ہوشیارپور	۱	۶۹	پشاور	۱

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۴۶۱ منکہ ممتاز ثریا بنت چودھری محمد شفیع صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادر آباد ڈاکخانہ چہارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد ۱۰۰/- نقد جو کہ والدین کی طرف سے تحفہ ملا ہے۔ ایک جوڑی طلائی کلٹے وزنی ۱/۲ ماشہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: ممتاز ثریا حال دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد: محمد شفیع والد موصیہ۔ گواہ شد علی محمد اصحابی دعوصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۶۵ منکہ محمد علی ولد منشی جمال دین قوم کمبوہ پیشہ مزدوری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کھریپڑ ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ صرف سالانہ آمدنی ہے۔ جو قریباً ۸۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع دیتا رہوں گا اور میرے مرنے پر جس قدر میری اور جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد علی ترکھان کھریپڑ ضلع لاہور۔ گواہ شد:۔ محمد اسحٰق سیکرٹری جماعت کھریپڑ۔ گواہ شد:۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۷۳ منکہ محمد عبد اللہ ولد گل محمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن چک چھپور ۱۱۷ ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مربع اراضی واقع چک ۱۱۷ چھپور احمدیاں میں سے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ موضع چھپور ضلع سیالکوٹ میں ۵۲ کنال بلا شراکت غیرے چاہی وبارانی زمین ہے۔ مندرجہ بالا اراضیات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ ۵۰ روپے ماہوار آمد پر ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد عبد اللہ موصی۔ گواہ شد:۔ شیخ رشید احمد قانون گو۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۴۵۰ منکہ طاہرہ بخت زوجہ ملک حمید اللہ خاں صاحب قوم کھوکھر عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن مٹھہ ٹوانہ ڈاکخانہ خاص ضلع شاہ پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس ۱۰ تولہ سونا کے زیورات ہیں۔ ایک ہزار روپیہ مہر بذمہ خاوند ہیں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ طاہرہ بخت موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ملک علی حیدر خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ ناصر علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مظفرگڑھ

نمبر ۸۴۴۸ منکہ رضیہ بیگم زوجہ چودھری غلام قادر صاحب نمبردار قوم جٹ ورک عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر ۳۲/- روپے نیز نقد ۵۹۶۸/- روپے قرضہ بذمہ خاوند۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر کوئی آئندہ جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر اور جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ رضیہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ چودھری غلام قادر خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ شیخ رشید احمد دفتر قانونگو اوکاڑہ۔ گواہ شد:۔ مسعود احمد پسر موصیہ۔

نمبر ۸۴۷۵ منکہ بیگم بی بی بیوہ چودھری شاہ محمد صاحب قوم جٹ ڈرائیو عمر ۱۰۰ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ چک ۳۱۱ ج ب ڈاکخانہ گھسیٹا ۳۱۰ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ ۱۰ روپے نقد جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ بوقت وفات اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ بیگم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد چودھری محمود احمد ولد غلام رسول صاحب گواہ شد:۔ محمد ابراہیم بانگا۔ گواہ شد۔ عبد الکریم بانگا۔

نمبر ۸۴۳۲ منکہ محمد شریف ولد فقیر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۱ر مارچ ۱۹۳۳ء ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک پختہ مکان ۳ ۲ مرلہ قیمتی ۲۲۰۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور میں ۲۶/- ماہوار پر ملازم ہوں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ہمیشہ داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد شریف پٹواری دارالبرکات۔ گواہ شد فقیر محمد والد موصی گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی دعوصی انسپکٹر وصایا۔

آپ کے فائدہ کی بات

جن احباب کی قیمت ۲۰ر جون ۱۹۴۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام وی۔پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ جس طرح بھی ہو وی پی وصول کر لیں **ایسا نہ ہو** کہ انکار کر کے وہ جہاں الفضل کو مالی نقصان پہنچائیں۔ وہاں خود **بہت بڑے روحانی فوائد سے محروم** ہو جائیں۔ جو یہ پرچہ روزانہ ان تک پہنچاتا ہے + (مینیجر)

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (مینیجر)

"الفضل" کے معاونین

مکرم قاری غلام مجتبیٰ صاحب محلہ دارالبرکات کے لڑکے عبد اللہ مصطفیٰ صاحب نے جو آجکل نیروبی۔ افریقہ میں مقیم ہیں۔ دو سال کی محنت شاقہ کے بعد بار ایٹ لا کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اللہ اپنے فضل سے اس کامیابی کو سلسلہ کے لئے اور خود اس کے اور اس کے خاندان کے لئے مبارک کرے۔ نیز لڑکی حلیمہ بیگم صاحبہ نے اس سال ایف اے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ مبارک فرمائے۔

مکرم قاری صاحب نے اس خوشی میں مبلغ عـہ روپیہ دو غیر مستطیع اصحاب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کی غرض سے دیئے ہیں (منیجر)

مارکیٹ سے خبردار رہیئے

عمدہ اور ارزاں

بجلی کا سامان۔ عمارت کا سامان۔ رنگ و روغن۔ گریس۔ موبل آئل۔ راب۔ پیچ۔ کیل۔ قبضہ وسامان لوہا وغیرہ اور سیمنٹ

کنٹرول ریٹ

پر صرف جنرل سروس کمپنی سے ہی مل سکتا ہے۔ موٹروں کی مرمت اور فیکٹوریک لبش لاہور اور امرتسر سے بھی ارزاں اور پائیدار یہاں ہی بنتے ہیں۔ ٹیبل فین کا لبش باوجود اس قدر عمدہ ہونے کے پھر بھی ۔/۴ روپے میں نیا بنا کر فٹ کر کے دیا جاتا ہے۔ اگر آپ کو پہلے علم نہیں۔ تو اب یاد رکھیں۔ حالات سے باخبر رہیں۔ اور سامان مقابلہ کر کے خریدیں۔

المشتہر:۔ مینجر جنرل سروس کمپنی قادیان

حب اٹھرا ازحبرڈ

اٹھرا کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ اکٹھا منگوانے پر بارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

قبر کے عذاب سے بچو

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ پھر انکو راہ راست پر لانے کے لئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے کہ "جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے اور پاپ زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں ظاہر ہوتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر نئے سرے سے دھرم کی شان کو دوبالا کرتا ہوں" مگر اسلام کے پیشتر کے تمام مذاہب خاص خاص قوم و خاص خاص ملک کے لئے تھے۔ اس لئے جب وہ وقت آیا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب اسلام مقرر فرمایا۔ تب دوسرے مذاہب میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ اسلام میں جاری کیا گیا جیسا کہ سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مقرر فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ اگر کسی غیر مسلم کا دعویٰ ہو کہ اب بھی اس کی قوم میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو ایسے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر تا قیامت یہ ممکن نہیں۔ یہ سلسلہ صرف اسلام میں جاری ہے۔ اسی طرح اس صدی میں اسلام میں

حضرت مرزا غلام احمد کا ظہور

ہوا۔ جو لوگ آپ کو صادق نہیں مانتے۔ انکو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ ورنہ یاد رکھو مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتے آئینگے۔ اور ہم نے اپنے زمانہ کے ربانی مصلح کو مانا یا نہیں۔ اس کی پرسش ہو گی۔ ماننے والے کے لئے جنت ہے۔ اور منکر کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق مزید لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے

خاکسار:۔ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہر قسم کا اعلیٰ مضبوط پائیدار اور خوبصورت فرنیچر خریدنے کے لئے ظفر فرنیچر ہاؤس ریلوے روڈ میں تشریف لائیں +

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۸؍جون۔ بحری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنگ کے دوران میں جتنے اتحادی اور غیر جانبدار تجارتی جہاز ضائع ہوئے۔ ان کی تعداد ۴۷۷۰ ہے۔ ان کا مجموعی وزن ۲۱۱۴۰۰۰۰ ٹن تھا۔ صرف برطانوی سلطنت کے ۲۵۷۰ جہاز ضائع ہوئے۔ جن کا مجموعی وزن ۱۱۳۸۰۰۰۰ ٹن تھا۔

واشنگٹن ۱۸؍جون۔ وہائٹ ہاؤس سے مسٹر اٹیلی کے اس بیان کی تصدیق ہو گئی۔ کہ تین بڑوں کی ملاقات برلین میں ہو گی۔ لیکن اس ملاقات کی تفصیلات اور اسکی صحیح تاریخ کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا۔

نئی دہلی ۱۸؍جون۔ ہز ایکسی لنسی سر کلاڈ آکن لیک کمانڈر انچیف ہند نے ایک پریس کانفرنس میں اہم بیان دیا۔ آپ نے کہا۔ موجودہ حکومت ہند اور میرا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی ساری فوج کو مکمل طور پر ہندوستانی بنا دیا جائے۔ کمانڈر انچیف نے ایک اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں کہا۔ کہ جب ہندوستانی فوجی افسر برطانوی افسروں کی جگہ سنبھال لینے کے قابل ہونگے ان کے لئے جگہ خالی کر دی جائے گی۔ لڑائی کے چھ سال میں ہندوستانی سپاہیوں نے وہ بات حاصل کی ہے۔ جو امن کے زمانہ میں وہ ۱۵ برس میں بھی حاصل نہ کر سکتے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہندوستانی سپاہیوں کو ایسی تربیت دوں کہ وہ آئندہ بہترین فوجی افسر بن سکیں۔ ہندوستانی فوج میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ صرف انہیں تربیت دینے کی ضرورت ہے۔

بنگلور ۱۸؍جون۔ رہائی کے بعد مولانا آزاد نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں پیچھے نہیں آگے کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ جب تک باقی لوگ جیل میں ہیں۔ خوشی کا کوئی موقع نہیں لیکن مجھے امید ہے۔ کہ جشن منانے کا دن نزدیک آ رہا ہے۔ اب ہمیں کانگرس کو مضبوط بنانا چاہیئے۔

سان فرانسسکو ۱۸؍جون۔ شام کے وزیر اعظم نے لارڈ ویول کی سکیم کے متعلق کہا۔ کہ برطانیہ کا یہ اقدام ترقی کی طرف ایک قدم ہے۔ سکیم کا یہ پہلو خاص طور پر اچھا ہے۔ کہ معاملات خارجہ کا شعبہ ہندوستانی وزیر کے ہاتھ میں دے دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۸؍جون۔ یونینسٹ پارٹی کے سرکردہ ممبروں کی میٹنگ اگلے ہفتہ شملہ میں ہو گی۔ اس میں ویول تجاویز پر غور ہو گا۔

پیرس ۱۸؍جون۔ فرانس کی نیشنل اسمبلی میں شام اور لبنان کے متعلق فرانسیسی حکومت کی پالیسی کے متعلق جو بحث شروع ہوئی ہے۔ وہ کئی روز تک جاری رہے گی۔ وزیر خارجہ نے کہا۔ فرانس گورنمنٹ شام اور لبنان یا کسی اور جگہ فرانس کی پوزیشن اور اثر و رسوخ کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

الجیرس ۱۸؍جون۔ کونسٹنٹائن (الجیریا) کے فوجی ٹریبیونل نے تازہ بغاوت میں حصہ لینے کے جرم میں ۱۳ عربوں کو موت کی سزا دی ہے۔ ان کے علاوہ ایک کو ۲۵ سال قید با مشقت اور ایک کو ۵ سال قید کی سزا دی گئی۔ فرانسیسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ گندم کی قلت کو بغاوت کا ذریعہ بنایا گیا۔

لنڈن ۱۸؍جون۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں خارجہ پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ شام کے واقعات کے باعث فرانس کے ساتھ ہمارے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔ مگر میں ایک مرتبہ پھر اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ برطانوی گورنمنٹ شام میں کوئی سختی نہیں کرنا چاہتی۔ ہم کرۂ ارض کے کسی حصہ میں کسی کو اس کی جائیداد سے محروم کرنا نہیں چاہتے۔

لاہور ۱۸؍جون۔ پنجاب ہندو سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں ویول تجاویز کی مذمت کی گئی۔ ایک قرارداد میں ہندو مہا سبھا کی ایگزیکٹو سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ ایسا قدم اٹھائے۔ جس سے ہندوؤں کی حفاظت ہو سکے۔

لاہور ۱۸؍جون۔ سونا ۷۹/۱۲/- روپے چاندی ۱۳۷/- روپے پونڈ ۵۳/-/- روپے امرتسر سونا ۸۲/۸/- روپے

لنڈن ۱۸؍جون۔ برطانوی پارلیمنٹ ٹوٹ گئی ہے۔ برطانیہ کے عام انتخابات ۵؍جولائی کو ہوں گے۔ اور نتیجہ ۲۶؍جولائی کو نکلے گا۔ ملک معظم کا پیغام پارلیمنٹ میں پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں ہندوستان کا بھی ذکر ہے۔ ملک معظم نے کہا۔ کہ میری گورنمنٹ وائسرائے کو اختیار دے چکی ہے۔ کہ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کی مدد سے مرکزی گورنمنٹ قائم کریں۔ تا کہ جاپان کے خلاف کامیاب جنگ لڑی جا سکے۔ اور مسئلہ حل کے بارہ میں میل جول سے کام لیا جا سکے۔

لنڈن ۱۸؍جون۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ یورپ کی جنگ میں ۱۶۳۸۵ برطانوی طیارے تباہ ہوئے۔ ان میں سے ایک تہائی طیارے بحیرہ روم کے علاقے میں برباد ہوئے۔

واشنگٹن ۱۸؍جون۔ مسٹر جوزف قائم مقام وزیر خارجہ امریکہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگرچہ جرمنی کے روسی اور امریکن علاقے کی سرحدوں کا فیصلہ نہیں ہوا۔ پھر بھی امریکن فوج ۲۱؍جون کو روسی علاقے سے نکل جائے گی۔

لنڈن ۱۸؍جون۔ بورنیو سے اطلاع ملی ہے۔ کہ برونائی کے اردگرد کے باشندے زہریلے تیروں نیزوں اور تلواروں سے حملے کر رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لئے اتحادی فوج کی امداد کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۸؍جون۔ کلارنس کینن نے دارالمندوبین میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ فوجی ماہروں نے جاپان کے بارہ میں یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ اگر جاپانیوں نے ۹۰ دن کے اندر اندر ہتھیار ڈال دیئے۔ تو درست ورنہ جاپان کی لڑائی بہت لمبے عرصہ کی لڑائی بن جائے گی۔ ایسے حالات میں امریکہ کو جاپان پر بے حد شدید بمباری کر کے جاپانیوں کو بھوکوں مارنا پڑیگا۔

روما ۱۸؍جون۔ یہاں کے اطالوی بحری حلقوں نے اطالوی سفیر مقیم واشنگٹن کی اس تجویز کا پرتپاک خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اطالوی بحری بیڑے کو بحرالکاہل کی جنگ میں جاپانیوں کے خلاف لڑنے کا موقع دیا جائے۔ بحری حلقے محسوس کرتے ہیں۔ کہ بحرالکاہل کی جنگ میں شرکت سے اطالوی بحری بیڑے کا وقار بڑھ جائے گا۔

بردوان ۱۸؍جون۔ گذشتہ دوشنبہ کو بردوان میں ایک مقامی تالاب میں ہزارہا مچھلیاں دفعۃً ظاہر ہو گئیں۔ لوگ ششدر و حیران رہ گئے۔ متوسط طبقہ کے لوگ جنہیں مچھلیاں میسر نہ آتی تھیں۔ کئی کئی مچھلیاں پکڑ کر لے گئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بردوان میں کوئی خاندان بھی مچھلی سے محروم نہ رہا۔ عام طور پر اسکی وجہ تالاب میں غیر معمولی حالات کا پیدا ہونا بتائی گئی ہے۔

دہلی ۱۸؍جون معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے وائسرائے کو ایک لمبی چوڑی چٹھی لکھی ہے۔ جس میں چند باتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا ہے۔ یہ چٹھی ہوائی جہاز کے ذریعہ بھیجی گئی تھی۔ جو کل تیسرے پہر وائسرائے کو مل گئی۔ یہ بات قریب قریب یقینی ہے۔ کہ ۲۴؍جون کو گاندھی جی وائسرائے سے ملنے کے لئے شملے جائینگے۔

دہلی ۱۸؍جون۔ کانگرس کے پریذیڈنٹ مولانا ابوالکلام آزاد نے ۲۱؍جون کو کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ بلایا ہے۔ اور اعلان میں لکھا ہے۔ اتنا وقت نہیں۔ کہ الگ الگ ہر ممبر کو اطلاع دی جا سکے۔ امید ہے۔ کہ تمام ممبر اس اخباری اعلان ہی کو کافی سمجھیں گے۔

واشنگٹن ۱۸؍جون۔ ۴۵۰ سو بھاری امریکن بمباروں نے مریانہ کے اڈوں سے اڑ کر جاپان کے چار صنعت کے علاقوں پر آگ لگانے والے بم برسائے۔ کیشو اور ہانشو کے صنعتی سنٹروں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ یہ مقامات ایسے پرزے بناتے ہیں۔ جن کے بغیر جاپان کی جنگی مشینری چل نہیں سکتی۔ ۳ ہزار ٹن سے زیادہ وزن کے بم گرائے۔

لنڈن ۱۸؍جون۔ شمالی بورنیو میں بیرونا کے شہر کے چاروں طرف اتحادی فوجیں قدم جما رہی ہیں۔ اور سیریا کے تیل کے چشموں سے ۴۲ میل دور رہ گئی ہیں۔ جاپانی سرعت سے پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تیل کے چشموں کو انہوں نے آگ لگا دی ہے۔

دہلی ۱۸؍جون دس سال کی چاول کی فصل سے ۵ لاکھ ٹن چاول برما سے ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں بھیجے جائینگے۔ اس وقت مشکل یہ ہے۔ کہ چاول تیار کرنے والے سارے مل کام نہیں کر رہے۔ کیونکہ ان کے پیتل کے پرزے جاپانی نکال کر لے گئے ہیں۔ تاہم جتنے مل کام کر رہے ہیں۔ ان سے کام چلا لیا جائے گا۔